82859 ـ كيا عورتوں كے ختنہ كرنے ميں كوئى صحيح حديث وارد ہے ؟

سوال

كيا كسى صحيح حديث ميں دليل ملتى ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنى بيويوں يا اپنى بيٹيوں كو كسى بھى شكل يا طريقہ پر ختنہ كرانے كى اجازت دى تھى ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ہمارے علم ميں تو كوئى ايسى حديث نہيں جس ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنى بيويوں يا اپنى بيٹيوں كو ختنہ كا حكم ديا ہو ليكن نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے صحيح حديث ميں يہ ثابت ہے كہ آپ نے مدينہ ميں ايك ختنہ كرنے والى عورت كى راہنمائى كرتے ہوئے ختنہ كرنے كا بہتر طريقہ بتايا تھا.

سنن ابو داود اور طبرانى الاوسط، اور بيھقى ميں ام عطيہ رضى اللہ تعالى عنہا سے روايت كيا ہے كہ:

" مدينہ ميں ايك عورت ختنہ كيا كرتى تھى تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اسے فرمايا كہ:

" تم بالكل ہى كاٹ كر ختم نہ كردو، كيونكہ يہ عورت كے ليے زيادہ فائدہ اور نفع مند ہے، اور خاوند كے ليے محبوب ترين اور پسنديدہ ہے "

سنن ابوداود حديث نمبر (5271) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور ايك روايت ميں يہ الفاظ ہيں:

" اشمى و لاتنھكى " الاشمام ختنہ كا قليل سا حصہ كاٹنے كو كہتے ہيں، اور النھك كاٹنے ميں مبالغہ كرنے كو كہتے ہيں.

يعنى تھوڑا سا كاٹو، اور كاٹنے ميں مبالغہ مت كرو.

اس كے دلائل ميں وہ عمومى دلائل بھى شامل ہيں جن ميں ختنہ كرنے كا ذكر آيا ہے جيسا كہ بخارى اور مسلم كى درج ذيل حديث ميں ہے:

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" پانچ اشیاء فطرتی ہیں: ختنہ کرانا، زیرناف بال صاف کرنا، مونچھیں کاٹنا، ناخن تراشنا، اور بغلوں کے بال اکھیڑنا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5891) صحیح مسلم حدیث نمبر (257).

یہ مردوں اور عورتوں کے لیے عام ہے، صرف وہ اشیاء جو مردوں کے لیے خاص مثلا مونچھیں کاٹنا.

اور صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب وہ چار شاخوں کے درمیان بیٹھے اور ختنہ ختنہ سے چھو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (349).

اور ترمذی وغیرہ کی روایت میں ہے کہ:

" جب دونوں ختنے مل جائیں .. "

سنن ترمذی حدیث نمبر (109).

اس حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں باب باندھا ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس تثنیہ سے مراد مرد اور عورت کا ختنہ ہے.

اور عورت کا ختنہ اس طرح ہو گا کہ پیشاب خارج ہونے والی جگہ پر مرغ کی کلغی جیسی چمڑی کا کچھ حصہ کاٹا جائے، سنت یہ ہے کہ وہ ساری کلغی نہ کاٹی جائے بلکہ اس کا کچھ حصہ کاٹا جائے "

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (19 / 28).

شافعی حضرات کے ہاں اور حنبلی وغیرہ حضرات کے مشہور مسلك میں عورتوں کا ختنہ کرنا واجب ہے.

اور اکثر اہل علم یہ کہتے ہیں کہ عورتوں کے لیے ختنہ کرنا واجب نہیں، بلکہ یہ سنت اور ان کے لیے تکریم کا باعث ہے.

لیکن یہاں ہم ایك تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ اس کے طبی طور پر بھی فوائد پائے جاتے ہیں، چاہے ختنہ کرنے کے واجب ہونے میں علماء کا اختلاف ہے. ان فوائد کا سوال نمبر (45528) کے جواب میں بیان گزر چکا ہے.

واللہ اعلم .